

ذکر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم در خطبہ جمعہ

مخدوم العلماء حضرت علامہ عبدالستار تونسی رحمۃ اللہ علیہ نے دوران سبق ایک دن فرمایا کہ میں نے دشمنان صحابہ کو دلائیل کے ساتھ ہر مناظرہ میں شکست دی ہے۔ گوجردہ کامشہور مناظرہ مسلم علی گوجروی کہیں بھی میرے سامنے ٹھہرنا پایا۔ فرمایا ایک دن مجھے اس کی طرف سے ایک بات پہنچی کہ تو نسی کہتا ہے نبی کی چار بیٹیاں ہیں جب کہ جمعہ پڑھاتے ہوئے علی الاعلان ایک ہی بیٹی سید فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر شریف کرتا ہے۔ اگر دوسرا تین بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی بیٹیاں ہوتیں تو ان کا نام خطبے میں کیوں نہ لیتا۔ اسی طرح امیر معاویہ کی تعریف کرتا پھر تا ہے مگر اپنے خطبے میں نبی پاک کے چچاں حمزہ اور عباس کا نام علی الاعلان لیتا ہے۔ امیر معاویہ کا ذکر بھی نہیں کرتا۔ حضرت تو نسی نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں کا ذکر شریف منکریں صحابہ کی ہر معروف کتاب میں موجود ہے تاہم مناظرہ کا یہ چیلنج میں نے منظور کر لیا۔ فوراً قلم کاغذ اٹھایا اور جمعہ اور عیدین کے لیے دو خطبے تیار کیے۔ جن میں چاروں بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا معاویہ و سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر بھی کر دیا۔

یہ اگست ۱۹۸۰ء رمضان المبارک کی بات ہے جب رقم سطور ان سے اور سید نور الحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ پڑھنے مسجد تنظیم اہل سنت میں حاضر ہوا تھا۔ مخدوم العلماء حضرت تو نسی نے زور دے کر فرمایا کہ علمائے اہل سنت کو خطبہ جمعہ میں بنات طیبات اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کا نام ضرور لانا چاہیے، ورنہ رواض کا مذکور بالا اعتراض دور نہیں کیا جاسکتا۔ فرمایا میں تو جہاں کہیں تقریر اور خطاب کے لیے بلایا جاتا ہوں اپنا ترتیب دیا ہوایہ خطبہ ہمراہ لے کر جاتا ہوں اور علمائے اہل سنت کو اسے ہر جمعہ پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔

سبائی نقشے کے آغاز میں تو لاۓ آل رسول کے پردے میں خلافے شانہ پر تمہارا شروع ہوا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر قاتلین عثمان کی اکثریت نے حضرت علیؓ کی بیعت کر لی۔ دیگر اکابر اصحاب رسول مثلاً حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن عوام اور امام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قاتلین عثمان سے فوراً قصاص لینا چاہتے تھے۔ جب کہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ پہلے تمکین خلافت اور اپنے ہاتھ پر بیعت کے خواہشمند تھے۔ اسی میں آپ کے اختلاف پیدا ہوئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین کے حادثات پیش آئے۔ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں نے ٹککیم کے موقع پر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی مخالفت شروع کر دی اور اب وہ خوارج کہلائے۔

پہلاً اگر وہ حضرت علیؓ کو احتقн بالخلافت قرار دیتا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر، حضرت عثمان کو غاصب قرار دیتا تھا۔ جب کہ ان کا دوسرا اگر وہ خوارج سیدنا علیؓ اور حضرت حسین کریمین کو فرقہ اور دینے لگا (نحوہ باللہ) اصل حقیقت یہ

تحتی کہ حضرات خلفائے شلاش نے شام و روم اور ایران جیسی سپر طاقتوں کو فتح کر کے اسلام کے زیر نگیں کر لیا تھا۔ یہودیوں کو مدینہ اور رجاء مقدس سے نکال دیا گیا تھا۔ یہود و نصاریٰ اور مجوہی (ایرانی) انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔ ان کو ایک یہودن زادہ عبداللہ بن سبا (ابن سودا) ہاتھ لگ گیا اور اس شیطانی مثلث نے اسلام کے اندر گھس کروار کرنے شروع کر دیئے۔ تفصیل کا یہ موقع نہیں۔

ان سازشوں میں جہاں خلفائے شلاش نشانہ تھے وہاں دوسری طرف حضرت علی، حضرت حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو نشانہ بنا یا گیا ان احوال میں علمائے اسلام نے روافض اور خوارج دونوں کے توڑ کے لیے خطبہ جمعہ میں خلفائے اربعہ، سیدنا حمزہ، سیدنا عباس، حسین کریمین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کو خطبہ جمعہ میں ضروری قرار دے دیا۔ قرآن اور رسول، کلمہ شہادت سے لے کر حج اور قفال فی سبیل اللہ تک اسلام کے عینی گواہ اور اصل الاول حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو درمیان سے نکال دیں تو اسلام اور ایمان کی ہر روایت منقطع ہو جاتی ہے۔ باقی کچھ چھتاہی نہیں اور یہی اعدائے اسلام کا مقصود ہے۔ خلفائے اسلام سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا حسن اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم پر تنقید و جرح توہہ نہ ہے۔ سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات اور دین اسلام اصل نشانہ ہے۔ انھی سازشوں کے خلاف علمائے اسلام ہر دور میں احتجاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ مسلک اہل سنت کی حفاظت کے لیے اسماۓ صحابہ کو خطبات جمعہ میں شامل کیا گیا۔ اللہ کریم علمائے اسلام کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ کا ایک مطبوعہ خطبہ ۱۲۹۱ھ موجود ہے۔ جس میں ازواج مطہرات سیدہ خدیجہ، سیدہ عائشہ، سیدہ حفصہ، سیدہ اُم حبیبہ، خلفائے صحابہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے نام موجود ہیں۔ عشرہ بشرہ میں سے باقی چھے حضرات کے نام بھی ہیں۔ چاروں بنات طیبات کے علاوہ چاروں اسباءٹ بنی حضرت علی بن ابی العاص، حضرت عبداللہ بن عثمان اور حضرات حسین کریمین رضی اللہ عنہم کے مبارک و متبرک اسمائے گرامی بھی درج ہیں۔ ابن امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ۱۳۸۵ھ میں خطبات جمعہ و عیدین طبع کرائے جن میں مذکورہ بالاعظیم اصحاب رسول کے ساتھ ان مبارک ہستیوں کا ذکر خیر آگیا ہے۔ (بکوالنقیب ختم نبوت جون ۲۰۱۷ء)

دور حاضر کے ایک عظیم فقید و محدث اور مجتهد بانی جامعۃ الرشید کراچی حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب احسن القتاوی میں فرمایا ہے۔ سابق زمانہ میں روافض و خوارج کی تردید کے لیے انھی صحابہ کا ذکر کافی تھا جو مطبوعہ خطبوں میں مذکور ہیں۔ جدید دور میں ایک ایسی جماعت کا ظہور جدید فتنہ ہے۔ جو اہل سنت ہونے کی مدعی ہے، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے عقیدت کی مدعی ہے، مگر ان کے قلوب بعض صحابہ سے مسوم ہیں۔ حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما سے متعلق ان کے قلوب کی نجاست ان کی زبان و قلم سے مسلسل اہل رہی ہے۔ یہ لوگ اہل سنت سے خارج

ہیں۔ الحاد میں روا فضیٰ ہی کی راہ چل رہے ہیں نیز روا فضیٰ کو حضرت فاطمہ کے سواتینوں بنا تکرمات رضی اللہ عنہم سے بھی بخض ہے اس لیے ان فتوؤں کی تردید کے پیش نظر خطبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنا تکرمات رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا ذکر اور ان کے لیے دعائے ترضی کا معمول بنانا چاہئے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ بالا خطبہ جمعہ کے مطابق عشرہ مبشرہ، بنا تکرمات اربعہ، ازدواج نبی اور اس باط نبی حضرت علی زینبی ابنی العاص، حضرت عبداللہ بن عثمان اور حسین بن کریمین رضی اللہ عنہم کے نام خطبہ جمعہ و عیدین میں شامل کر کے بہت سے فتوؤں کا دربار آسانی کیا جاسکتا ہے۔ کم از کم وہ خطبہ جو امام اہل سنت علامہ عبدالشکور فاروقی لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید امام المناظرین حضرت علامہ عبدالستار تونسیؒ نے ترتیب دے کر طبع کروایا اور وہ نہایت لجاجت سے ائمہ و خطبائے اسلام کو اسے پڑھنے کی تلقین اور تاکید کیا کرتے تھے اس کو ہی خطبہ جمعہ کے لیے منتخب کر لیا جائے۔

خطبہ جمعہ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

پہلا خطبہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَوْمُنُ بِهِ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّنَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ تَبَهِّدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلٌّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلُ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ نَشَهِدُ أَنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَ نَشَهِدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ، فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ يَسِّمُ اللّٰهُ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظَهِّرَهُ عَلَى الْدِينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۝
يَا يَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا هُلْ أَذْلُكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيُكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ وَ تُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۝ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ وَ يُدْخِلُكُمْ
جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْيِيَهَا الْأَنْهَرُ وَ مَسِكِنَ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّتٍ عَدْنَ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۝ وَ أَخْرَى تُحْبَنُهَا
نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَ فَحْشٌ قَرِيبٌ وَ بَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ۝ يَا يَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُوْنُوا أَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيْنَ مِنْ أَنْصَارِيِّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ فَأَمْتَنُ طَائِفَةً مِنْ مَبْنَىِ اسْرَاءِ
يُلَّ وَ كَفَرَتْ طَائِفَةً فَإِيْدُنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ۝ (سورۃ الصف، پارہ ۲۸)

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ۝ وَ نَفَعَنَا وَ إِيَّاُكُمْ بِالآيَاتِ وَ الدَّكْرِ الْحَكِيمِ۝ إِنَّهُ
تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ وَ رَبُّ رَوْفٍ رَّحِيمٌ.

دوسرा خطبہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ حُمْدَةً لَا شَرِيكَ لَهُ، صَدَقَ اللّٰهُ وَ حَمْدَةً وَ نَصَرَ عَبْدَهُ، وَ أَعْزَزَ جُنْدَهُ وَ هَزَمَ

الْأَحْزَابَ وَحْدَةً. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا تَبَيَّنَ بَعْدَهُ وَلَا مَعْصُومٌ بَعْدَهُ الَّذِي قَالَ فِي حُطْبَةِ حَجَّتِهِ الْأَخِيرَةِ . إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ كِتَابَ اللَّهِ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضْلُوا بَعْدَهُ . وَعَلَى آلِهِ أَهْلِ بَيْتِهِ الْمُطَهَّرَاتِ الْمُكَرَّمَاتِ الْبَرَّةِ . حُصُوصًا عَلَى حَدِيجَةَ وَعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ . وَعَلَى حُلَفَائِهِ السِّتَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَمُعَاوِيَةَ . وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنِ الْعَشِرَةِ الْمُبَشِّرَةِ سَعِدٍ وَسَعِيدٍ وَالظَّلْحَةَ وَالرَّبِيعَ وَابْنَ عَوْفٍ وَأَبِي عَيْدَةَ . وَعَلَى عَمَّيِهِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْعَبَّاسِ وَأَسَدِ اللَّهِ وَأَسَدِ رَسُولِهِ سَيِّدِ الشَّهَادَةِ حَمْزَةَ . وَعَلَى بَنَاتِهِ زَيْبَ وَرُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلُّثُومَ وَفَاطِمَةَ . وَعَلَى أَسْبَاطِهِ عَلَيَّ نَزَارِيَّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُقَيَّةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَينِ أَبْنَى فَاطِمَةَ . رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَعَلَى سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ تَبَعَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ أَلَا حَيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ مُجِيبُ الدُّعَوَاتِ . اللَّهُمَّ إِنِّي فِيْنَا فَلُوْبَنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنَنَا . وَاهْدِنَا سُبُّلَ السَّلَامِ وَنَجِنَّا مِنَ الظُّلْمَاتِ إِلَى النُّورِ بِرَحْمَتِكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا غَفُورُ .

أَمَّا بَعْدُ فَاغْوُذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ سُبُّ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَدَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَإِذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا عَلَيْكُمْ نَفْلِحُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعُدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ .

(منقول از: "مجموعہ "خطب" ، ناشر حاجی سید جان صاحب عبد الغفور صاحب تاجران کتب پٹنہ محلہ گورنھا، ۱۲۹۱ھ)

نوٹ: ائمہ مساجد اور خطباء حضرات سے درخواست ہے کہ امام الہند، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے اس خطبہ کو اپنا معمول بنائیں۔ کہ اس میں امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بجا طور پر خلافے راشدین کی صاف میں شمار کیا گیا ہے اور امہات المؤمنین اور جملہ بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد کا تذکرہ اس میں موجود ہے جو کہ حقیقی طور پر "اہل بیت" ہیں۔

جزاکم اللہ خیراً

